هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ط رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۶

الفضل قادیان

ایڈیٹر: بشیر احمد قائم علی احمدی

شیخ چندہ حیدرآباد عامل چندہ شاہجہانپور۔ عامل چندہ سماٹرا۔ بشیر احمد ۸ شنگ
سرکولیشن مینیجر: شیخ عبدالحمید عامل
مینیجر: شیخ عبدالرشید احمد خاں

قیمت فی پرچہ ۱ پیسہ

فادیخہائے اشاعت: ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۴ جون ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۲

دارالامان کا ہفتہ

قادیان میں احرار کانفرنس کی ممانعت

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

(۱) سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۸ رجون کو بروز جمعرات ۱۰ بجے رات کے بخیریت تمام سفر سندھ سے واپس تشریف لائے۔ ۱۲ رجون کی ڈاکٹری رپورٹ ہے۔ کہ حضور کو حرارت تو نہیں ہوئی۔ درد نقرس سے بھی نسبتاً آرام ہے۔ مگر کلیۃً صحت نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت کامل کے لئے دعا کریں۔

(۲) حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

(۳) ۱۲ رجون کو صبح کے وقت اچھی بارش ہوگئی۔ جس سے موسم خوشگوار ہے۔

احرار کے چند شکم پرست جنہوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت کو ہی اپنا ذریعہ معاش بنایا ہوا ہے۔ کچھ دنوں سے بڑے بڑے لمبے پوسٹر اور چھوٹے چھوٹے پمفلٹ اور اخبارات کے ذریعہ ایک طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا تھا۔ کہ ۱۷ رجون سے احرار کی کانفرنس قادیان میں ہوگی۔ جس میں سلسلہ احمدیہ کے خلاف تقریریں کی جائیں گی۔ اور اس کانفرنس کے بہانہ سے بہت سا روپیہ اور غلہ گرد و نواح سے جمع کر لیا تھا۔ آخر حکام کی بروقت فرض شناسی نے ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ اور ۱۲ رجون کو حکومت کی طرف سے پولیس کے ذریعہ منادی کرائی گئی۔ کہ یہ کانفرنس قادیان سے آٹھ آٹھ میل کے اندر نہیں کر سکتے۔ اور دفعہ ۱۴۴ ۳۰ رجون تک نافذ کر دی۔ حکام کی یہ کارروائی ان کے فرائض کی خوش اسلوبی پر شاہد اور شکریہ کی موجب ہے۔ کہ عین موقعہ پر امن کو قائم کر دیا۔ الحمد للہ۔

معذرت - خاکسار ایڈیٹر فاروق دارالامان قادیان سے چند یوم کے لئے اپنے ایک کام کی خاطر باہر گیا ہوا تھا اس لئے بوجہ کمی وقت یہ پرچہ آٹھ صفحہ کا نکالا گیا ہے (ایڈیٹر)

خطبہ جمعہ

چونکہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ ۲۲ رمئی سے ۸ رجون ۳۹ء تک سندھ میں رونق افروز رہے۔ اسلئے کوئی خطبہ جمعہ حضور کا شائع نہیں ہوا۔ ۹ رجون کو حضور نے واپس آکر خطبہ جمعہ فرمایا۔ جو ان شاء اللہ آئندہ ہفتہ میں شائع ہوگا۔ (مینیجر)

بیاس

بیاسا! ترے ٹھنڈے ٹھنڈے کنارے
کئی گاؤں جیتے ہیں تیرے سہارے

ہر اک ٹہنی تیرے شجر کی ہری ہے
ترا کام کیا ہے۔ زمیں پروری ہے

تو گاتا ہوا آرہا ہے ترا نے
کئی تو نے دیکھے ہوئے ہیں زمانے

ٹھہر کر ہمیں کوئی نغمہ سنا جا
کوئی راز ہستی کا اپنی بتا جا

یہ کیا دھن بندھی ہے؟ یہ کیا گا رہا ہے؟
کہاں سے چلا ہے؟ کدھر جا رہا ہے؟

یہ موجیں تری کیسے بل کھا رہی ہیں
کہ رکتی نہیں ہیں بڑھے جا رہی ہیں

یہ ساحل سے اٹھکیلیاں کر رہی ہیں
یہ اسکی محبت کا دم بھر رہی ہیں

ہمیں تک رہے ہیں یہ تیرے کنارے
ہیں کرتی تری موجیں ہم کو اشارے

ٹھہر جا کہ ہے وقت آنے ہی والا
خدا معجزہ ہے دکھانے ہی والا

بڑھا ہے تری سمت رخ قادیاں کا
خدا کرنے والا ہے الہام پورا

کوئی دم میں آجائیں گے پاس تیرے
ہم اک معجزہ لائیں گے پاس تیرے

بنائیں گے مسکن کناروں پہ تیرے
چلیں گے وہاں پھر اشاروں پہ تیرے

قمر اجنالوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیگر اخبارات کی سیر

یو۔پی کے شیعہ و سُنّی

یو۔پی کے شیعوں اور سُنّیوں نے خانہ جنگی کا جو تباہ کن اور شرمناک سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ وہ روز بروز زیادہ نازک اور پیچیدہ صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اس سے نہ صرف مسلمانوں کی بہترین قوتیں جو کہ قومی تعمیر و اصلاح میں صرف ہونی چاہیئے تھیں۔ ضائع جا رہی ہیں۔ بلکہ اس ہنگامہ کی وجہ سے اسلام اور مسلمان غیروں کی نظروں میں بیحد حقیر ہو رہے ہیں۔ یہ جھگڑا بجائے خود کافی ذلت آفرین ہے۔ لیکن فریقین کی ضد اور بے عقلی اس میں مسلمانوں کی تذلیل و بربادی کے نئے نئے پہلو پیدا کر رہی ہے۔ خدا جانے اس حماقت کا آخری نتیجہ کیا ہوگا۔ کیا یو۔پی کے مسلمانوں کے لئے یہ ڈوب مرنے کا مقام نہیں۔ کہ وہ اپنے ایک خانگی تنازعہ کے لئے غیروں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے مخالفوں کے دروازوں پر ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔ ان کے وفود گاندھی۔ نہرو اور پنت وغیرہ ہندو لیڈروں کے آگے بے عزتی کے ساتھ سرِ نیاز خم کر رہے ہیں۔

پہلے لکھنؤ اور اس کے مضافات ہی میں اس ہنگامہ کا زیادہ زور تھا۔ لیکن اب یو۔پی کے دوسرے شہروں میں بھی مسلمانوں نے بدبختی کا کھیل کھیلنا شروع کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک تازہ خبر ملاحظہ فرمائیں۔ اور مسلمانوں کی بے عقلی کا ماتم کریں۔

لکھنؤ۔ ۱۳ر مئی۔ رائے بریلی میں سنیوں نے مدح صحابہؓ ایجی ٹیشن شروع کر دیا ہے۔ گذشتہ دو روز میں ۵ سنی گرفتار ہو چکے ہیں۔ آج سنیوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ حکومت سے اس امر کی استدعا کی جائے۔ کہ وہ سنیوں اور شیعوں کی علیحدہ علیحدہ طور پر مردم شماری کرے۔ اور ان کو تناسب آبادی کے لحاظ سے ملازمت میں حصہ دیا جائے۔

مجالس قانون ساز کی نشستوں کے بارہ میں شیعہ قبل ازیں اس قسم کا مطالبہ کر چکے ہیں۔ اس کے بعد احراریوں نے بھی بعض اسلامی جماعتوں کے متعلق اسی قسم کے احمقانہ مطالبات کئے۔ اب رائے بریلی کے سنیوں کی طرف سے اس حماقت کا ارتکاب ہو رہا ہے۔ ہمارے خیال میں اس قسم کے رجحانات اتحاد اسلامی اور ہندوستان میں مسلمانوں کی سیاسی و جماعتی مفاد کے لئے سمِ قاتل کا درجہ رکھتے ہیں۔ یہ ایک بدبختی کی راہ ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ ذمہ دار اور ہوشمند مسلمان اس فتنہ کے انسداد کی طرف بہت جلد متوجہ ہوں۔

بھائی پرمانند کا "اپدیش"

بھائی پرمانند جی جنہیں ان کے عقیدت مند اور ہم خیال "دیوتا سروپ" کہتے ہیں ہندوؤں کے انتہائی متعصب اور تنگ خیال طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ لاعلاج قسم کے آریوں اور مہاسبھائیوں کے لیڈر ہیں۔ مسلمانوں کی مخالفت اور ان کو مختلف طریقوں سے نقصان پہنچانا آپ کا مقصدِ حیات ہے۔ لیکن آپ کی ایک عادت قابل تعریف ہے۔ کہ وہ باتیں جو دوسرے ہندو لیڈروں کے دل میں ہوتی ہیں۔ وہ بالعموم مختلف پیراؤں میں بے اختیار ان کی زبان پر آجاتی ہیں۔ ہندو سنگھٹن کے آپ بہت بڑے حامی ہیں۔ حال ہی میں آپ نے اپنے اخبار "ہندو" میں ایک مضمون "طاقت کا راز" کے عنوان سے لکھا ہے۔ جس میں فرماتے ہیں۔ کہ قومی طاقت کا راز جتھہ بندی میں ہے۔ اس کے بعد ہندوؤں کو جتھہ بندی کی تلقین ہے۔ اور ہٹلر کے مظالم۔ شیواجی کی لوٹ مار وغیرہ کو نظیر کے طور پر پیش کر کے ہندوؤں کو ان کی تقلید پر آمادہ کرنا چاہا ہے۔ اسی سلسلہ میں وہ گورو گوبند سنگھ جی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"گورو گوبند سنگھ نے جب مغل ایمپائر کے آزادی کا جھنڈا کھڑا کیا۔ تو اس وقت ان کی حالت محض ایک فقیر کی سی تھی۔ انہوں نے لازمی سمجھا۔ کہ اپنا ایک جتھہ پیدا کریں۔ ..... چنانچہ آپ نے ایک جتھہ پیدا کیا۔ جس کے ہر ممبر کو ہدایت تھی۔ کہ وہ گھر بار اور ماں باپ چھوڑ دے شادی نہ کرے۔ مغل خزانہ یا افسروں کو لوٹ مار کر کے سب آپس میں بانٹ کر کھائیں۔"

(ہندو ۱۸ر مئی ۳۹ء)

ہم نہیں لکھ سکتے۔ کہ گورو گوبند سنگھ کے متعلق ایسی باتیں لکھنا تاریخی لحاظ سے کہاں تک صحیح ہے۔ اور سکھ قوم جو بندہ بیراگی کے بارہ میں "دیوتا سروپ" کی کافی گوشمالی کر چکی ہے۔ ان باتوں کو کہاں تک درست سمجھتی ہے۔ لیکن ہر ایک صاحب انصاف یقیناً ہمارے اس خیال کی تائید کرے گا۔ کہ اس قسم کی لوٹ مار ایک مذہبی پیشوا کے شایانِ شان نہیں ہے۔ اور اس کو ایک بہت ہی قابل اعتراض اور خلاف اخلاق تشدد کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

ہندوؤں کو تشدد کی تلقین

گورو گوبند سنگھ کا یہ صحیح یا غلط نقشہ پیش کرنے کے بعد بھائی پرمانند جی ہندوؤں کو اسی قسم کے تشدد کی تلقین مندرجہ ذیل الفاظ میں کرتے ہیں:۔

"اگر ہندو چاہتے ہیں۔ کہ وہ اپنے اندر طاقت پیدا کریں۔ تاکہ وہ اپنی اس ماتری بھومی کے اندر عزت کے ساتھ رہ سکیں۔ تو ان کے سامنے بھی راستہ جتھہ بندی کا یہی ہے۔"

یعنی وہ بھی اسی طرح لوٹ مار کریں۔ سرکاری خزانہ اور مسلمان افسروں اور امراء کو لوٹیں۔ رام راج کے قیام کا اعلان تو کانگرسی صوبوں میں بڑے زور شور سے ہو رہا ہے۔ اس اعلان کو بھائی پرمانند جی کے ارشادات سے ملا کر پڑھیں۔ تو ہندو قوم کے سب منصوبے خود بخود سامنے آجائیں گے۔ لیکن مسلمانوں کی خواب غفلت اور گراں گوشی ان حقائق کو کب خاطر میں لاتی ہے۔ (پیغام)

مسٹر ستیہ مورتی کا رام راج

یہ امر اب محتاج ثبوت نہیں ہے۔ کہ ہندو اس ملک میں اقلیتوں کو پامال کر کے خالص ہندو راج قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ہندو مہاسبھائی لیڈروں مثلاً مسٹر ساورکر ڈاکٹر مونجے تو نہایت صفائی اور وضاحت سے بار بار کہہ چکے ہیں۔ کہ یہ ہندوؤں کا ملک ہے۔ اور وہی اس پر حکومت کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اقلیتوں کو چاہیئے۔ کہ اکثریت کی اطاعت کریں۔ یا ملک سے نکل جائیں۔ کانگرسی لیڈر پہلے کسی قدر محتاط تھے۔ لیکن اب وہ بھی اکثریت کے راج کی حمایت میں اظہار خیال کرتے ہوئے انہیں گھبراتے پچھلے دنوں مسٹر ستیہ مورتی نے جنوبی ہند کے مقام کنبکونم میں تقریر کرتے ہوئے اکثریت کے حق حکومت پر بہت واضح خیالات کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ "اصولی جمہوریت کا منشا یہ ہے کہ اقلیت کو اطاعت کرنی چاہیئے۔ اس کے بعد آپ نے پیشگوئی کی۔ کہ پانچ سال کے اندر ہندوستان میں سوراجیہ قائم ہو جائیگا۔ اور وہ حقیقی معنوں میں رام راج ہوگا۔ جو لوگ رام راج کے معنی سے واقف نہ ہوں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ رامائن پڑھیں"۔ اس پر ہندوؤں نے بے حد مسرت کا اظہار کیا۔ اور خوب تالیاں بجائیں۔

رامائن میں "رام راج" اس حکومت کو کہا گیا ہے۔ جس میں برہمنوں کی سرداری۔ اونچی ذات کے ہندوؤں کی حکومت اور ان دو جماعتوں کے سوا باقی تمام جماعتوں کی غلامی لازمی ہے۔ ستیہ مورتی کے اس بیان کو ہندو سبھائیوں کے اعلانات کے ساتھ ملا کر پڑھیئے۔ تو صاف معلوم ہو جائے گا۔ کہ ہر ہندو اس ملک میں اونچی ذات والے ہندوؤں کی حکومت قائم کرنے کا خواہشمند ہے۔ جس میں اچھوتوں۔ مسلمانوں۔ پارسیوں اور عیسائیوں کی حیثیت غلاموں اور شودروں کی سی ہوگی۔ جو مسلمان اس رام راج کے قیام کے لئے کانگرس کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔ ان کو عبرت اندوز ہونا چاہیئے۔ (انقلاب)

نئے روپے بنائے جائینگے

یقیناً یہ خبر سارے ملک میں نہایت گہرے اطمینان اور تسلی کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے غیر صحیح اور جعلی روپوں کے عام چلن کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ روپے کے سکے کا موجودہ ڈیزائن بالکل تبدیل کر دیا جائے۔ اور نئے ڈیزائن کی وضع اور بناوٹ میں اس امر کا خاص خیال رکھا جائے۔ کہ اس کا جعلی مثنیٰ تیار کرنا ممکن نہ ہو۔ غیر صحیح روپوں کے عام چلن کے باعث عام پبلک کو روزانہ کاروبار میں ایک عرصہ سے جس شدید دقت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس کے پیش نظر حکومت کی طرف سے اس خرابی کے انسداد کی تدبیر کرنا ایک مدت سے واجب ہو گیا تھا۔ اور ہمیں خوشی ہے۔ کہ آخر حکومت نے اسکی طرف توجہ کی۔ لیکن اب ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ پبلک کی اس تکلیف کی مدت کو جہاں تک ہو سکے مختصر کیا جائے۔ اور حکومت روپوں کا ڈیزائن تبدیل کرنے کے متعلق اپنے فیصلے کو جلدی سے جلدی جامۂ عمل پہنائے۔ روزانہ کاروبار کا لین دین کرنے والی پبلک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

جلد ۲۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ جون ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۲

اسلامی تمدن

قسط دوم

ایفاء عہد
(۴)

آج کل وعدہ کے پورا کرنے کی طرف بہت کم توجہ دی جاتی ہے۔ حالانکہ وعدہ کا ایفاء نہایت ضروری بات ہے۔ اور انسان کے اعلیٰ اخلاق کا یہ ایک نمایاں پہلو ہے۔ اگر وعدہ کو پورا کیا جائے تو اس سے انسان کی عزت بڑھتی ہے۔ اس کا اعتبار قائم ہوتا ہے۔ لیکن اگر یہ صفت نہ ہو۔ تو ضرورت کے موقعہ پر ایسے شخص کی کوئی مدد نہیں کرتا۔ کیونکہ ہر ایک کو یہ ڈر رہتا ہے۔ کہ یہ وعدہ کر کے پورا نہیں کرے گا۔ اسکی امداد کر کے الٹی مصیبت کون مول لے۔ اللہ تعالیٰ اس کے متعلق فرماتا ہے۔

۱۔ یا یھا الذین اٰمنوا اوفوا بالعقود۔ (مائدہ ۱۶) کہ اے ایمان لانے والو۔ اپنے عہدوں کو پورا کیا کرو۔

۲۔ واوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولاً (بنی اسرائیل ۴۶) اور عہد کو پورا کرو۔ کیونکہ اس کے متعلق دریافت کیا جائیگا۔

۳۔ والذین ھم لاماناتھم وعھدھم راعون۔ اولئک فی جنات مکرمون (معارج ۱۶) کہ وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی پاسداری کرتے ہیں۔ وہ جنت میں عزت پائیں گے۔

۴۔ فبما نقضھم میثاقھم لعنٰھم وجعلنا قلوبھم قاسیۃ۔ (مائدہ ۱۴) یعنی بنی اسرائیل کے عہد توڑنے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کی۔ اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عہد کی پابندی کرنے اور اسے پورا کرنے کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اس کا اس قدر اثر تھا۔ کہ جب حضور صلعم کا وصال ہو گیا۔ تو اس وقت انہوں نے لوگوں سے پوچھا۔ کہ اگر کسی شخص کے ساتھ حضور صلعم کا کوئی وعدہ تھا۔ تو وہ بیان کرے۔ تاکہ اسکی تکمیل کی جائے۔ چنانچہ اس کے متعلق ایک روایت درج کی جاتی ہے۔

۱۔ حضرت جابر رضؓ سے روایت ہے۔ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا۔ اور حضرت ابوبکر رضؓ کے پاس مال آیا۔ تو آپ نے اعلان کیا۔ کہ جس شخص نے آنحضرت صلعم سے کوئی قرضہ لینا تھا۔ یا حضور صلعم نے اس سے کوئی وعدہ فرمایا تھا۔ تو وہ ہمارے پاس آئے۔ حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے کہا۔ کہ میرے ساتھ آنحضرت صلعم نے وعدہ فرمایا تھا۔ کہ مجھے اتنا اتنا مال دیں گے۔ یعنی تین مٹھی بھر۔ اس پر حضرت ابوبکر نے مجھے اس قدر دیا۔ (بخاری و مسلم)

۲۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تو اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کر۔ اور نہ اس سے ہنسی ٹھٹھا کر۔ اور نہ ایسا وعدہ کر جسے بعد میں تو پورا نہ کرے۔ (ترمذی)

وعدہ کو پورا کرنا انسان کا اخلاقی فرض ہے اور اس سے وہ دوسرے لوگوں میں اپنا اعتماد قائم کرتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنے وعدہ کا پاس نہیں کرتا۔ اور وعدہ خلافی کرتا ہے تو اس کی کوئی عزت نہیں ہوتی۔ اور اس سے جہاں ایک طرف وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد ہوتا ہے۔ دوسری طرف اس میں اسکی وجہ سے قساوت قلبی پیدا ہوتی ہے کیونکہ جو شخص عہد شکن ہوتا ہے۔ اس کے دل میں دوسرے انسانوں کی ہمدردی کا جذبہ باقی نہیں رہتا۔ اور دوسرے کی ہمدردی اور بروقت امداد کا اسے احساس نہیں ہوتا۔

دوسروں کے ساتھ معاملہ
(۵)

جب دوسروں کے ساتھ کوئی معاملہ کیا جائے۔ تو اس میں بہت احتیاط اور دیانتداری ہونی چاہیئے۔ اور کسی طرح کی شکایت کا موقعہ نہیں دینا چاہیئے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۱۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اذا تداینتم بدین الیٰ اجل مسمًّی فاکتبوہ (بقرہ ۲۹۶) کہ اے ایمان والو۔ جب تم آپس میں کوئی معاملہ کرو۔ جو ایک مقررہ میعاد تک ہو۔ تو اسے لکھ لیا کرو۔

۲۔ واوفوا الکیل والمیزان بالقسط۔ (انعام ۱۹۶) اور تم ماپ اور وزن کو انصاف کے ساتھ پورا کرو۔

۳۔ اقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان۔ (الرحمٰن ۱۶) تم وزن کو انصاف کے ساتھ پورا کرو۔ اور تول میں کمی مت کرو۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسروں کے ساتھ معاملہ عمدگی کے ساتھ کرنے کی بہت نصیحت فرمائی ہے۔ اور آپ نے اس بارہ میں اپنا ذاتی نمونہ نہایت ہی اعلیٰ پیش کیا ہے۔ تمام معاملات میں صفائی اور درستگی اور عدل کو قائم رکھا ہے۔ اور کسی کو شکوہ کا موقعہ نہیں دیا۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص لوگوں کے اموال اس نیت سے لیتا ہے۔ کہ وہ انہیں ادا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ادائیگی کی توفیق دیتا ہے۔ اور جس شخص کی نیت اچھی نہیں ہوتی۔ اور وہ مال کو ہضم کر جانا چاہتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس مال کو ہلاک کر دیتا ہے۔ (بخاری)

۲۔ حضرت جابر رضؓ سے روایت ہے۔ کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ قرض لینا تھا۔ حضورؐ نے مجھے ادا کرتے وقت کچھ زیادہ دیا۔ (ابوداؤد)

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر قرضہ دیتے وقت کسی زیادتی کا ذکر نہ ہو۔ اور نہ ہی قرض دینے والے کی یہ نیت ہو۔ لیکن مقروض اپنی مرضی سے اسکی واپسی کے وقت کچھ زیادہ دیدے تو یہ جائز ہے۔ اور اس میں سود کے ساتھ کسی رنگ میں کوئی مشابہت نہیں ہے۔ کیونکہ سود میں تو روپیہ دیا ہی اسلئے جاتا ہے۔ کہ اس میں زیادتی ضرور ہوگی۔ اور سود کی ایک رقم مقرر کر لی جاتی ہے۔

۳۔ حضرت جابر رضؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے۔ جو خوش معاملہ ہے۔ وہ اپنی خرید و فروخت اور تقاضا کرنے میں حسن معاملگی سے کام لیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی بیعت کی شرط نہم میں فرماتے ہیں۔ کہ "عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

انصاف
(۶)

معاملات میں انصاف کا نہ ہونا بُرے لوگوں اور بُرے زمانہ کی علامت ہے۔ اسلئے انصاف کو رواج دینے اور اسے کرنے میں بہت کوشش کرنی چاہیئے۔ قرآن مجید میں آتا ہے:۔

۱۔ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ (نحل ع ۱۳) اللہ تعالیٰ انصاف اور نیکی کا حکم دیتا ہے۔ اور رشتہ داروں کے ساتھ احسان کا حکم دیتا ہے۔

۲۔ یا ایھا الذین اٰمنوا کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط ولا یجرمنکم شنان قوم علیٰ ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ (مائدہ ع ۱۶) کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ تم اللہ تعالیٰ کے احکام پر کاربند ہو جاؤ۔ انصاف کو قائم کرنے والے بنو۔ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے۔ کہ تم انصاف کو ترک کر دو۔ انصاف کرو۔ کہ یہ تقوےٰ کے قریب تر ہے۔

۳۔ قل امر ربی بالقسط۔ (اعراف ۲۶) اے نبی تو کہدے۔ کہ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے۔

۴۔ ان اللہ یحب المقسطین (مائدہ ۶۶) یقیناً اللہ تعالیٰ انصاف قائم کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

۵۔ واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ان اللہ نعما یعظکم بہ (نساء ع ۸) اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو۔ تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بہتر نصیحت فرماتا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے متعلق حدیث شریف میں ارشاد فرماتے ہیں۔

۱۔ حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کے نزدیک لوگوں میں سے زیادہ مرتبہ والا منصف اور نرم دل رکھنے والا امام ہے۔ اور مرتبہ کے لحاظ سے بدترین شخص ظالم اور بے وقوف امام ہے۔ (بیہقی)

۲۔ ابوسعید رضؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن خدا تعالےٰ کا زیادہ محبوب اور اس کے قُرب کو حاصل کرنے والا انصاف کرنے والا امام ہوگا۔ اور خدا تعالےٰ کے نزدیک زیادہ ناپسندیدہ اور اس کے عذاب کا مستحق ظالم یعنی انصاف نہ کرنے والا امام ہوگا۔ (ترمذی)

جب تک کسی قوم میں انصاف رہتا ہے۔ اسے تنزل نہیں آتا۔ مگر جب اس کے افراد بے انصاف ہو جاتے ہیں۔ اور ظلم کرنے پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ بھی ان کی حالت کو ابتر کر دیتا ہے۔ پس اس اعلیٰ اور قیمتی صفت کو کسی وقت بھی ہاتھ سے نہ چھوڑنا چاہیئے۔ اور ہمیشہ انصاف اور عدل کرنا چاہیئے۔

آل انڈیا نمائشوں میں انعام حاصل کرنے والی

فیلویا امساک، جبڑی و امتحان شبہ نمبر ۱ انڈیا

ایک گولی سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان ناقابل برداشت طاقت حاصل کرتا ہے۔ سرعت۔ جریان۔ احتلام کا بے نظیر علاج ہے۔

فی پیکٹ ۸ر محصول ڈاک علاوہ

فیلویا کیمیکل ورکس ۳۷ فرید کوٹ (پنجاب)

— معاصر پرتاب راوی ہے۔ کہ ۱۴ر جون کو مسٹر ظفر علی خاں نے ایک اسلامی جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر یکم جولائی تک صوبائی حکومتوں نے حیدر آباد جانے والے جتھوں کو روکنا شروع نہ کیا۔ تو مجبوراً مسلمان بھی کوئی قدم اٹھائیں گے۔ نیز انہوں نے تمام مسلمانوں سے ۲۳ر جون کو حیدر آباد ڈے منانے کی اپیل کی ہے۔

— حکومت پنجاب نے لاہور کے ایک اخبار "رضاکار" سے شیعوں کی تبرا ایجی ٹیشن کے حق میں قابل اعتراض مضمون شائع کرنے کی بنا پر پانچ سو روپے کی ضمانت طلب کی ہے۔

طعام اہلِ کتاب و اہلِ ہنود

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

مورخہ ۳۰ر جون ۱۹۰۴ء کو امریکہ اور یورپ کی حیرت انگیز ایجادات کا ذکر ہو رہا تھا۔ اس میں یہ ذکر بھی آگیا۔ کہ دودھ اور شوربا وغیرہ بوٹینوں میں بند ہو کر ولایت سے آتا ہے۔ بہت نفیس اور ستھرا ہوتا ہے اور ایک خوبی ان میں یہ ہوتی ہے۔ کہ ان کو بالکل ہاتھ سے نہیں چھوا جاتا۔ دودھ تک بھی بذریعہ مشین کے دوہا جاتا ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ چونکہ نصاریٰ اس وقت ایسی قوم ہو گئی ہے۔ جس نے دین کے حدود اور اس کے حلال و حرام کی کوئی پروا نہیں رکھی۔ اور کثرت سے سؤر کا گوشت ان میں استعمال ہوتا ہے۔ اور جو ذبح کرتے ہیں۔ اس پر بھی خدا کا نام ہرگز نہیں لیتے۔ بلکہ جھٹکے کی طرح جانوروں کے سر جیسا کہ سنا گیا ہے۔ علیحدہ کر دیئے جاتے ہیں۔ اس لئے شبہ پڑ سکتا ہے۔ کہ بسکٹ اور دودھ وغیرہ جو ان کے کارخانوں وغیرہ کے بنے ہوئے ہوں۔ ان میں سؤر کی چربی اور سؤر کے دودھ کی آمیزش ہو۔ اس لئے ہمارے نزدیک ولایتی اور اس قسم کے دودھ اور شوربے وغیرہ استعمال کرنے بالکل خلاف تقویٰ اور ناجائز ہیں۔ جس حالت میں سؤر کے پالنے اور کھانے کا عام رواج ان لوگوں میں ولایت میں ہے۔ تو ہم کیسے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ دوسری اشیاء خوردنی جو کہ یہ لوگ تیار کر کے ارسال کرتے ہیں۔ ان میں کوئی نہ کوئی حصہ اس کا نہ ہوتا ہو۔

اس پر ابوسعید المعروف عرب صاحب تاجر برنج رنگون نے ایک واقعہ حضرت اقدس کی خدمت میں یوں عرض کیا۔ کہ رنگون میں بسکٹ اور ڈبل روٹی بنانے کا ایک کارخانہ انگریزوں کا تھا۔ وہ ایک مسلمان تاجر نے قریب ڈیڑھ لاکھ روپے کے خرید لیا۔ جب اس نے حساب و کتاب کی کتابوں کو پڑتال کر کے دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ سؤر کی چربی بھی اس کارخانہ میں خریدی جاتی رہی ہے۔ دریافت پر کارخانہ والوں نے بتلایا۔ کہ ہم اسے بسکٹ وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کے بغیر یہ چیزیں لذیذ نہیں ہوتیں۔ اور ولایت میں بھی یہ چربی ان چیزوں میں ڈالی جاتی ہے۔ چونکہ اس موقع پر ہم میں سے بعض ایسے بھی تھے۔ جن کو اکثر سفر کا اتفاق ہوا ہے۔ اور بعض بھائی افریقہ وغیرہ دور دراز امصار و بلاد میں اب تک موجود ہیں۔ جن کو اس قسم کے دودھ اور بسکٹ وغیرہ کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔ اسلئے ان کو بھی مدنظر رکھ کر دوبارہ اس مسئلہ کی نسبت دریافت کیا گیا۔ اور نیز اہل ہنود کے کھانے کی نسبت عرض کیا گیا۔ کہ یہ لوگ بھی اشیاء کو بہت غلیظ رکھتے ہیں۔ اور ان کی کڑاہیوں کو اکثر کتے چاٹ جاتے ہیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ ہمارے نزدیک نصاریٰ کا وہ طعام حلال ہے۔ جس میں شبہ نہ ہو۔ اور از روئے قرآن مجید کے وہ حرام نہ ہو۔ ورنہ اس کے یہی معنے ہوں گے۔ کہ بعض اشیاء کو حرام جان کر گھر میں تو نہ کھایا۔ مگر باہر نصاریٰ کے ہاتھ سے کھا لیا۔ اور نصاریٰ پر ہی کیا منحصر ہے۔ اگر ایک مسلمان بھی مشکوک الحال ہو۔ تو اس کا کھانا بھی نہیں کھا سکتے۔ مثلاً ایک مسلمان دیوانہ ہے۔ اور اسے حلال و حرام کی خبر نہیں ہے۔ تو ایسی صورت میں اس کے طعام یا تیار کردہ چیزوں پر کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔ اسی لئے ہم گھر میں ولایتی بسکٹ استعمال نہیں کرنے دیتے۔ بلکہ ہندوستان کی ہندو کمپنی کے منگوایا کرتے ہیں۔ عیسائیوں کی نسبت ہندوؤں کی حالت اضطراری ہے۔ کیونکہ یہ کثرت سے ہم لوگوں میں مل جل گئے ہیں۔ اور ہر جگہ انہی کی دوکانیں موجود ہوتی ہیں۔ اگر مسلمانوں کی دوکانیں ہوں اور سب شے وہاں ہی سے مل جاوے۔ تو پھر البتہ ان سے خوردنی اشیاء نہ خریدنی چاہئیں۔ علاوہ ازیں میرے نزدیک اہل کتاب سے مراد غالباً یہودی ہی ہیں۔ کیونکہ وہ کثرت سے اس وقت عرب میں آباد تھے۔ اور قرآن شریف میں بار بار خطاب بھی انہی کو ہے۔ اور صرف توریت ہی کتاب اس وقت تھی۔ جو کہ حلت اور حرمت کے مسئلے بیان کر سکتی تھی۔ اور یہود کا اس پر اس امر میں جیسے عملدرآمد اس وقت تھا۔ ویسے ہی اب بھی ہے۔ انجیل کوئی کتاب نہیں ہے۔ (الحکم ۱۰ر اگست ۱۹۰۴ء صفحہ)

فاروق ایجنسی ۱۔ دارالامان قادیان سے اگر کسی دوست کو کوئی چیز منگانی ہو۔ ادویات یا دیگر اشیاء تو منیجر فاروق ایجنسی قادیان کو براہِ راست لکھ کر منگائیں عمدہ اور ارزاں نرخ پر ارسال ہوگا۔

(منیجر فاروق ایجنسی)

ایک احمدی بھائی کی کہانی اسکی اپنی زبانی

مجھے بہت عرصہ سے **بواسیر** کی مرض نے تنگ کر رکھا تھا۔ ڈاکٹر۔ حکیم اور وید علاج کر کے جواب دے چکے تھے۔ میں تقریباً مایوس ہو چکا تھا۔ کہ اخبار "الفضل" میں پڑھا۔ کہ حکیم محمد صدیق صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چودھری غلام رسول صاحب سب انسپکٹر زمیندارہ بنکس سکھیکے منڈی **ملک بشیر احمد صاحب احمدی** قادیان **جالی فارمیسی شاہدرہ** کی تیار کردہ گولیاں بواسیر کھانے کے لئے اور مرہم مسوں پر لگانے کے لئے استعمال کر کے خود فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اور دیگر دوستوں نے بھی اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ آزمائش کے طور پر میں نے بھی ہر دو ادویات منگوائیں۔ امید سے بڑھ کر فائدہ اٹھایا۔ درد اور خون تو دوسرے دن ہی بند ہو گیا۔ میں بواسیر کے مریضوں سے سفارش کروں گا۔ کہ وہ مایوس ہونے سے پہلے

جالی فارمیسی شاہدرہ نزد لاہور

کی ہر دو ادویات قیمتی صرف تین روپے میں منگوا کر استعمال کریں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

تحریک جدید کا دواخانہ

معجون قرنفل

معدہ کی خرابی تمام اعضاء پر اثر انداز ہوتی ہے۔ قوت ہاضمہ میں فتور آچکا ہو۔ تو صالح خون کم پیدا ہوتا ہے۔ اور جسم کی نشوونما پورے طور پر نہیں ہوتی۔ بھوک کم لگتی ہے۔ قبض رہتی ہے۔ آنتوں میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں معجون قرنفل اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ معدہ اور آنتوں کو نہایت درجہ قوت پہنچاتا ہے۔ قبض کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ اور غذا ہضم ہو کر جزو بدن بننے لگتی ہے۔ دماغ کو بھی جلا دیتی ہے۔

بیس روز کی خوراک ۴ر

ترکیب استعمال:۔ رات کو سوتے وقت ایک تولہ معجون پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ زینت محل دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت ثانیہ کی برکات

یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ ۱۸۸۹ء سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بنیادی سال ہے۔ کیونکہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائے عزوجل کی طرف سے حکم پاکر ایک اشتہار سبز رنگ چھپوا کر شائع کروایا۔ اور اس میں آپ نے لوگوں سے بیعت لینے کے لئے مامور ہونے کا اعلان فرمایا۔ نیز اسی سبز اشتہار میں حضور نے حضرت اولوالعزم خلیفۃ المسیح الثانی کی ولادت کی بشارت بھی دی۔ حالانکہ یہ اشتہار ۱۸۸۸ء کے خاتمہ پر شائع ہوا۔ مگر چونکہ مشیت الٰہی یہی تھی۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بنیادی پتھر اس وقت تک نہ رکھا جائے جب تک کہ وہ مبارک وجود جس کے ساتھ سلسلہ کی ترقی وابستہ تھی۔ اس صفحہ ہستی پر ظاہر نہ ہو جائے۔ چنانچہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو آپ نے تکمیل تبلیغ کے عنوان سے ایک اور اشتہار شائع فرمایا۔ اور یہ وہ اشتہار تھا۔ جس میں حضور علیہ السلام نے بیعت کے اغراض اور اس کے ثمرات و برکات کا اظہار فرمایا۔ اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ کے موعود و مبشر خلیفہ کی ولادت کی جس کا مبارک نام الہام الٰہی کے ماتحت محمود کی (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تھا) دنیا کو خوشخبری دی۔ گویا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا وجود اور سلسلہ عالیہ احمدیہ توام ہیں۔ کیونکہ ۱۸۸۹ء میں ہی احمدیت کے لئے بیعت لینے کا اعلان ہوا۔ اور اسی سال کی ۱۲ جنوری کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ولادت ہوئی۔ اور خلیفۃ المسیح الثانی کی ولادت کے ساتھ ہی انزال رحمت ربانی اور برکات روحانی کا آغاز ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ان برکات کا ذکر تحدیث بالنعمت کے طور پر اس طرح کیا۔ "خدا تعالیٰ نے چاہا۔ کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے دونوں شق ظہور میں آ جاویں"۔

پھر ان خاص برکات کے دور کا اور ان رحمتوں کا انزال جو حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی ذات والاصفات سے وابستہ تھیں۔ اس وقت آغاز ہوتا ہے۔ جب آپ خدا تعالیٰ کی خاص تائید اور نصرت کے ماتحت مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہیں۔

۱۹۱۴ء وہ سال ہے۔ جس میں دنیائے احمدیت پر الٰہی نصرتوں اور آسمانی تائیدوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ کیسے نازک حالات تھے وہ اور کیسے دل کو ہلا دینے والے اوقات تھے وہ۔ جب خدا تعالیٰ کے فرستادہ کے خلیفہ اول رضؓ کا وصال ہوا۔ ایک دنیا نے سر اور چوٹی کا زور لگایا۔ کہ اس سلسلہ کی باگ ڈور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھوں میں جانے کی بجائے کسی نام نہاد عالم فاضل کے سپرد کی جاوے۔ اور جماعت احمدیہ کی کشتی کو تباہ و برباد کرنے کے لئے اندرونی اور بیرونی حملہ آور سینہ سپر کھڑے تھے۔ اور یہ کشتی ایک خوفناک طوفانِ مخالفت میں چاروں طرف سے کچھ اس طرح گھری ہوئی تھی۔ کہ دشمنانِ دینِ متین خوشی سے پکار اٹھے تھے۔ کہ اب اس جماعت کا سرکٹ چکا ہے۔ اس کا شیرازہ بکھر چکا ہے۔ اس کو اب بچانے والا کوئی نہیں رہا۔ اسلئے اب یہ زندہ نہیں رہ سکتی۔ مگر یہ تمام برکت اس مبارک خلافت جاریہ کی ہی تھی۔ جس نے دشمنوں کی خوشیوں کو غموں میں بدلا۔ ان کے منصوبوں کی بیخ کنی کی۔ اور ان کی تدبیروں کو نامراد و ناکامیاب کیا۔ اور احمدیت کی کشتی کو جس کا حافظ خدا تھا۔ ہمارے خلیفۃ المسیح الثانی نے ناخدا بن کر بحر تلاطم سے صحیح و سلامت نکالا۔ اور کامیابی و کامرانی کے ساتھ منزل مقصود کی طرف چلانا شروع کیا۔ گویا کہ تمام مصائب و مشکلات کو جن میں کہ جماعت احمدیہ اس وقت گھری ہوئی تھی۔ امن کے شہزادہ نے امن و صلح میں بدلا۔ اور جیسا کہ خدا تعالیٰ کی قدیم سے سنت ہے۔ کہ وہ مؤمنین کو اس حالت میں کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کہ بد باطن و نیک باطن لوگ اکٹھے رہیں۔ بلکہ ان میں تمیز کر دے گا۔ جیسا کہ آیت ما کان اللہ لیذر المؤمنین علیٰ ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب سے ظاہر ہے۔

چنانچہ خلافت ثانیہ کے زمانہ میں ہی یہ برکت بھی جماعت احمدیہ کو حاصل ہوئی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بہترین حکمت عملی سے خلافت ثانیہ کے آغاز پر ہی ناپاک اور طیب میں فرق کر کے دکھایا۔ اور وہ لوگ بوگندے عضو کی طرح تھے۔ وہ کاٹ کر علیحدہ کر دئے گئے۔ اور ایک خالص مؤمنین کی جماعت کی سرکردگی خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو نصیب ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے کام جو وہ اپنے پیاروں کی نصرت کے لئے کرتا ہے۔ بہت مخفی ہوتے ہیں۔ اور اس اخفاء میں بھی ایک راز پنہاں ہوتا ہے۔ چنانچہ جماعت میں خلافت اولیٰ کے خاتمہ پر جو بگاڑ پیدا ہوا۔ وہ معاندین سلسلہ کی اور بھی گمراہی کا موجب بنا۔ جیسا کہ یضل من یشاء ویھدی من یشاء۔ وہ مخالفت میں تیز ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمت سے دور جا پڑے اس کے برعکس بعضوں کی ہدایت کے سامان ہو رہے تھے۔ جن کو خدا تعالیٰ نے بصیرت دی۔ انہوں نے دیکھ لیا۔ کہ اس گندے گروہ کی خلیفہ ثانی کی مخالفت میں حضرت اقدس کی وہ پیشگوئی جو حضور نے سالوں پیشتر کی تھی۔ حرف بحرف پوری ہو رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلافت کے منکرین گروہ کی نسبت پہلے ہی فرما دیا تھا۔ "میں اس وقت سمجھتا ہوں۔ کہ میں علی مرتضیٰ ہوں۔ اور ایسی صورت واقع ہے۔ کہ ایک گروہ خوارج کا میری خلافت کا مزاحم ہو رہا ہے۔ یعنی وہ گروہ میری خلافت کے امر کو روکنا چاہتا ہے اور اس میں فتنہ انداز ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام ۱۸۶)

پس بہتوں کے لئے یہ ظاہری پراگندگی اور مخالفت بھی سرچشمۂ ہدایت ثابت ہوئی۔

اس کے بعد ان برکات خلافت کا زمانہ آتا ہے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی عملی طور پر جماعت کی تعلیم و تربیت تبلیغ حق کا کام اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں۔ چنانچہ ۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء کو جماعت کے افراد کے سامنے بحیثیت خلیفۃ المسیح الثانی تقریر کرتے ہوئے اپنے لئے ایک لائحہ عمل تیار کرتے ہیں۔ اور فرائض منصبی کی احسن اور افضل طور پر ادائیگی کے لئے مختلف قسم کی تجویزیں سوچتے ہیں اور پھر اس تجویز کردہ پروگرام فرائض خلافت پر کچھ اس طرح عمل پیرا ہوتے ہیں۔ کہ آپ کی خلافت کے اوائل دور میں ہی ایسی ایسی برکات کا ظہور ہوتا ہے۔ کہ دنیا احمدیت کی دن دونی اور رات چوگنی ترقی پر حیران ہوتی ہے۔ اور حامیانِ اسلام اور عملدارانِ احمدیت اس خلیفہ کی سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ تا اس کے مبارک وجود سے اسلام کا دنیا میں بول بالا ہو۔ پس وہ لائحہ عمل کیا ہے۔ جو آپ نے اپنے لئے تجویز کیا۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے رنگ میں ہے۔ وہ دعا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر مکہ کے وقت کی تھی۔ کہ ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیٰتک ویعلمھم ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم۔

چونکہ خلفاء نبی کے جانشین ہوتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ان کے وجود سے بھی وہ برکات وابستہ ہوں۔ جو انبیاء کے وجود سے ہوتے ہیں۔ اور ان کے ذمہ بھی وہی کام ہوتے ہیں۔ جو کہ کسی نبی کی بعثت میں پنہاں ہیں۔ چنانچہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ "خلیفہ جو آتا ہے۔ اسکی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ اپنے پیشرو کے کام کو جاری رکھے۔ ..... میں نے دعا کی تھی۔ کہ اس موقعہ پر کیا کہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے میری توجہ اس آیت کی طرف پھیر دی۔ اور مجھے اس آیت میں وہ تمام باتیں نظر آئیں۔ جو میرے اغراض و مقاصد کو ظاہر کرتی ہیں"۔

سو ہم آپ کے عہد خلافت کی برکات کا جائزہ لیتے ہوئے سرسری طور پر یہ دیکھتے ہیں۔ کہ آپ کس حد تک اپنے مقاصد میں کامیاب ہوئے۔ اور آپ کے وجود باجود سے سلسلہ عالیہ احمدیہ پر کن کن برکات کا نزول ہوا۔

پہلا کام جو آپ کے ذمہ بحیثیت خلیفہ کے عائد ہوتا تھا۔ وہ تلاوت آیات کرنا یعنی تبلیغ حق کرنا ہے۔ سو یہ برکت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس قدر خلافت ثانیہ میں مکمل اور احسن صورت میں پائی جاتی ہے وہ سب پر عیاں ہے۔ حضور کے خطبات اور لیکچرز اور بے شمار کتابیں حقائق و برکات کا موجب ہیں۔ حضور کے اپنے الفاظ اس بات پر شاہد ہیں۔ کہ آپ کے اندر تبلیغ حق کی ایک آگ لگی ہے۔ اور یہ تبلیغ اسلام کی تڑپ آپ کے دل میں بچپن سے ہی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں "بچپن سے ہی میری طبیعت میں تبلیغ کا شوق رہا ہے۔ اور تبلیغ سے ایسا اُنس ہے۔ کہ میں نہیں سمجھ سکتا۔ میں چھوٹی سی عمر میں بھی ایسی دعائیں کرتا تھا۔ اور مجھے ایسی حرص تھی۔ کہ اسلام کا جو کام بھی ہو۔ میرے ہاتھ سے ہی ہو۔ ..... اور پھر اتنا ہو اتنا ہو۔ کہ قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ

ہو۔ کہ جس میں اسلام کی خدمت کرنے والے میرے شاگرد نہ ہوں۔ میں ہی سمجھتا تھا۔ اور میں ہی سمجھتا ہوں۔ کہ یہ جوش اور انس اسلام کی خدمت کا میری فطرت میں کیوں ڈالا گیا۔ ہاں میں جانتا ہوں۔ کہ یہ جوش بہت پرانا ہے۔ غرض اسی جوش اور خواہش کی بناء پر میں نے خدا تعالےٰ کے حضور دعا کی۔ کہ میرے ہاتھ سے تبلیغ اسلام کا کام ہو۔ اور میں خدا تعالےٰ کا شکر کرتا ہوں۔ کہ اس نے میری ان دعاؤں کے جواب میں بڑی بڑی بشارتیں دی

کون نہیں جانتا۔ کہ خدا تعالےٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دعاؤں کو سُنا۔ اور ان کے جوش تبلیغ کو پورا کیا۔ یہ خلافت ثانیہ کا مقدس زمانہ ہی ہے۔ کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے مبلغ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر ملک اور ہر علاقہ میں موجود ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود کی مبارک خواہش کو جن کا ذکر آپ مندرجہ ذیل الفاظ میں کرتے ہیں۔ پورا کرنے والے آپ ہی نہیں تو اور کون ہے؟

"ہم چاہتے ہیں۔ کہ یورپ کے لوگوں کا حق ہے۔ کہ ان کو حقیقی اسلام دکھایا جائے جو خدا تعالےٰ نے ہم پر ظاہر کیا۔ اور وہ امتیازی باتیں جو اللہ تعالےٰ نے اس سلسلہ میں رکھی ہیں۔ وہ ان پر ظاہر کرنی چاہئیں۔ اور خدا تعالےٰ کے مکالمات اور مخاطبات کا سلسلہ ان کے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کیا بذریعہ کتب و رسالجات اور کیا بذریعہ مبلغ حضرت اقدس کی اس مبارک خواہش کو پورا کرنے کے بے شمار برکات کے نزول کا باعث ہوئے ہیں۔

اشاعت کا کام بھی ان کے زمانہ میں ہوا۔ اور حضور کی بے شمار پیشگوئیاں اس خلیفہ کے زمانہ میں پوری ہوئی ہیں۔ جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس منہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

پیشگوئی یاتیک من کل فج عمیق و یاتون من کل فج عمیق کہ قادیان میں دور دراز ملکوں سے لوگ آئیں گے۔ اس خلافت کی وجہ سے پوری ہو رہی ہیں۔

اس کے بعد حضور لیعلمہم الکتاب کے ماتحت جماعت میں قرآن شریف کے درس تدریس کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔ اور پھر حضور ہی کے خلافت کے زمانہ میں کئی ایک ایسے مدارس جاری ہیں۔ جہاں نہ صرف مرد بلکہ عورتیں بھی قرآن شریف کے علم جیسی بے بہا دولت سے مالا مال ہو رہی ہیں تعلیم الحکمت کے لئے حضور تحریک جدید جیسی مختلف تجاویز اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور سب جانتے ہیں۔ کہ تحریک جدید کس قدر اعلےٰ حکمتوں کے ذخائر اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔

اس کے بعد یزکیہم کے ماتحت احکام شرائع سے جماعت کے خیالات کو پاکیزہ اور ان کے عزائم کو بلند کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ دعاؤں کے ذریعہ بھی تزکیہ نفوس فرما رہے ہیں۔ اور ان میں اعلےٰ اخلاص اور جذبہ اطاعت پیدا کر کے اعلےٰ مدارج کی طرف لے جا رہے ہیں۔

پس جب موجودہ خلافت کی اس قدر برکات ہیں۔ اور اسکی عظمت اس قدر بلند ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ ہم حضور کی اطاعت میں سر تسلیم خم کریں۔ اور ان برکات کا انکار کر کے خدا تعالےٰ کے نزدیک منکرین کی سزا کے مستوجب نہ ٹھیرائے جاویں۔

ضروری اعلان

مندرجہ ذیل انسپکٹران بیت المال کو جماعتوں میں دورے کیلئے بھجوایا گیا ہے۔ احباب و عہدہ داران جماعت مقامی ان کے کام میں تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

۱۔ سید محمد لطیف صاحب۔ انجمن ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ و پونچھ و جموں۔

۲۔ مولوی عبدالعزیز صاحب۔ انجمن ہائے احمدیہ گجرات۔ جہلم۔ کیمل پور۔ راولپنڈی و صوبہ سرحد

۳۔ چوہدری فیض احمد صاحب۔ انجمنہائے احمدیہ منٹگمری۔ ملتان۔ بہاول پور۔ ڈیرہ غازیخاں۔ مظفر گڑھ اور صوبہ سندھ

(۴) امیر احمد صاحب قریشی۔ انجمنہائے احمدیہ لائل پور۔ سرگودھا۔

(۵) مولوی مدد خاں صاحب۔ انجمن ہائے احمدیہ گورداسپور۔

(۶) سید ولایت شاہ صاحب آنریری انسپکٹر۔ انجمن ہائے احمدیہ شیخوپورہ

(ناظر بیت المال قادیان)

سکرٹریان مال زمیندار انجمن ہائے احمدیہ کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے زمیندار احباب فصل ربیع کا غلہ اٹھانے میں مصروف ہوں گے۔ ان سے چندہ وصول کرنے کا بہترین موقعہ یہی ہے۔ کہ ان سے کھلیانوں پر ہی یہ چندہ وصول کر لیا جاوے۔ تو تسلی بخش طور پر ان سے وصولی ہو سکتی ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ بعد میں جبکہ زمینداروں کا غلہ ان کی ذاتی ضروریات میں خرچ ہو کر وہ چندہ ادا کرنے کے قابل ہی نہ رہیں۔ ویسے بھی اللہ تعالےٰ کا یہی حکم ہے۔ کہ واتوا حقہ یوم حصادہ (پارہ ۸ ع ۱۷) کہ فصل کے کاٹنے کے وقت ہی اللہ تعالےٰ کا حق ادا کر دیا جاوے۔

اس کے لئے زمیندار احباب سے اب جبکہ ان کا غلہ کھلیانوں میں موجود ہے۔ ان سے ہر ایک قسم کے چندہ کی وصولی کا انتظام ہونا چاہیئے۔ خواہ وہ چندہ عام وغیرہ ہو۔ یا چندہ جلسہ سالانہ کا۔

چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی اگر اس فصل پر ہو جائے۔ تب وہی ان کا ادا شدہ چندہ جلسہ سالانہ۔ جلسہ سالانہ سے قبل انتظامات جلسہ پر خرچ ہو سکتا ہے۔

میں جانتا ہوں۔ کہ اس وقت فصل کے نکالنے اور اٹھانے میں آپ بھی مصروف ہوں گے۔ لیکن یہ ظاہر ہے۔ کہ اگر بروقت چندہ کی وصولی نہ کی جاوے۔ تو پھر بے وقت وصولی دشوار ہو جاتی ہے۔ بلکہ بعض سے تو پھر وصولی ناممکن ہی ہو جاتی ہے۔ اسلئے آپ کو تکلیف دی جاتی ہے۔ کہ آپ خود اس کام کے لئے کوئی وقت نکال کر مقامی جماعت کے مشورہ سے محصلین کی تعداد کو بڑھا کر کھلیانوں پر ہی ہر ایک شخص سے چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کرائیں۔

چندہ جلسہ سالانہ کی شرح سنہ رواں میں

چندہ جلسہ سالانہ کی شرح امسال ایک ماہ کی اوسط آمد پر پندرہ فی صدی مقرر ہوئی ہے۔ اس لئے ہر ایک زمیندار سے اس کی ایک ماہ کی اوسط آمد کا از روئے بجٹ اندازہ کر کے اسی نسبت سے غلہ گندم وصول کر لیا جاوے۔

اور جملہ قسم کے چندوں کا فراہم شدہ غلہ جلد فروخت کر کے اسکی رقم مرکز میں بھجوا دی جائے۔ غلہ فروخت کرنے کے لئے نرخ کے مہنگا اور سستا ہونے کا ہرگز خیال نہ کیا جاوے۔ بلکہ نرخ مروجہ پر فوراً فروخت کر کے قیمت مرکز میں بھجوا دی جائے۔ نیز اس امر کی بھی احتیاط ہو۔ کہ غلہ کسی کے پاس اودھار فروخت نہ کیا جائے۔

الغرض یہ موقعہ عہدیداران جماعت مقامی کے لئے ان کی ذمہ واریوں کو ادا کرنے کے واسطے خاص توجہ کا محتاج ہے۔ تا وہ مفوضہ فرائض بعض کو انجام دے کر کسی اجر کے مستحق ٹھیر سکیں۔

چندہ جلسہ سالانہ کے لئے ضلع گورداسپور کی جماعتوں کو حضرت امیر المؤمنین کا ارشاد

مشاورت ۱۹۳۸ء پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ضلع گورداسپور کی انجمنوں سے یہ توقع ظاہر فرمائی تھی۔ کہ اگر ان سے چندہ جلسہ سالانہ میں غلہ وصول کر لیا جاوے۔ تو اٹھاسومن آٹا جو جلسہ سالانہ پر خرچ ہوتا ہے۔ ضلع گورداسپور کی انجمن سے ہی وصول ہو سکتا ہے۔ اسلئے حضرت امیر المؤمنین کے ارشاد کے پیش نظر ضلع گورداسپور کی جماعتوں کے احباب اور عہدہ داران کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ میں غلہ گندم وصول کر کے بجنسہٖ قادیان میں بھجوا دیں۔ قادیان بھجوانے کے لئے کوشش ایسی ہو۔ کہ بغیر خرچ باربرداری ادا کئے قادیان پہنچ جائے۔ یعنی اپنے احمدیوں کے گڈوں وغیرہ پر غلہ لاد کر بھجوا دیا جاوے۔ اگر مقامی جماعت باربرداری کا انتظام نہ کر سکتی ہو۔ تو معمولی کرایہ پر قادیان بھجوانے کا انتظام کیا جائے۔ کرایہ مرکز سے دیا جائیگا۔

اگر کوئی جماعت قادیان سے بہت دور فاصلہ پر ہو۔ اور قادیان غلہ بھجوانے پر زیادہ کرایہ خرچ آتا ہو۔ تو پھر غلہ مرکز میں بھجوانے سے قبل نظارت بیت المال سے کرایہ کے متعلق منظوری حاصل کر لی جاوے۔ یہ فیصلہ صرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ جلسہ سالانہ کے غلہ کے متعلق ہی ہے باقی چندہ عام وغیرہ کا غلہ فروخت کرکے رقم جلد مرکز میں بھجوا دینی چاہیئے۔

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق ضلع سرگودھا کی دیہاتی انجمنوں کو حضرت امیر المؤمنین کا ارشاد

اسی طرح حضرت امیر المؤمنین نے ضلع لائل پور اور سرگودھا کی زمیندارہ جماعتوں کے متعلق ارشاد فرمایا تھا۔ کہ ان سے چندہ جلسہ سالانہ بھی گھی وصول کیا جاوے۔ لہذا ہر دو اضلاع کی زمیندارہ جماعتوں کو چاہیئے کہ چندہ جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ جس قدر گھی دے سکیں۔ جلسہ سالانہ سے قبل جمع کرا کے قادیان بھجوا دیں۔ لیکن گھی ایک ماہ کی اوسط آمد سے کسی صورت میں بھی کم نہ ہونا چاہیئے۔ عہدہ داران جماعت مقامی کو چاہیئے۔ کہ ہر ایک احمدی سے اب سے گھی جمع کرانا شروع کر دیں۔

بالآخر میں پھر تاکید کرتا ہوں۔ کہ عہدہ داران جماعت مقامی متذکرہ بالا ہدایات کے ماتحت جلد اپنی اپنی جگہ کام شروع کر دیں۔ والسلام

(ناظر بیت المال)

تحریک چندہ خاص سال دوم

احباب کو معلوم ہوگا۔ کہ انجمن کا مالی بوجھ ہلکا کرنے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء میں فیصلہ ہوا تھا۔ کہ ایک لاکھ روپیہ چندہ خاص کے ذریعہ تین سالوں میں اس طرح پر جماعتوں سے وصول کیا جاوے۔

سال اول ۳۸-۳۹ء میں -/-/15 ہزار
سال دوم ۳۹-۴۰ء ،، -/-/35 ہزار
سال سوم ۴۰-۴۱ء ،، -/-/50 ہزار

سال مختتمہ میں چندہ خاص کے لئے پندرہ ہزار روپے کی تحریک کی گئی تھی۔ اب سال دوم کے لئے حسب فیصلہ مجلس مشاورت مبلغ -/-/35 ہزار روپے کی تحریک کی جاتی ہے پینتیس ہزار روپیہ چندہ خاص کی شرح ایک ماہ کی آمد پر پندرہ فی صدی بنتی ہے۔ اس لئے احباب اور عہدہ داران مقامی سے درخواست ہے۔ کہ امسال جماعت کے ہر ایک فرد سے ایک ماہ کی آمد یا اوسط آمد پندرہ فی صدی شرح سے یکمشت یا بصورت اقساط دوران سال میں وصول کر کے بھجوایا جاوے۔ ترسیل زر کے وقت کوپن پر لکھ دیا جاوے۔ "چندہ خاص سال دوم"

اگر کسی دوست نے گذشتہ سال کا چندہ خاص ادا نہ کیا ہو۔ جس کی شرح ایک ماہ کی آمد پر ساڑھے چھ فی صدی بنتی تھی۔ یا پورا ادا نہ کیا ہو۔ تو اسکو بھی دورانِ سال میں وصول کر کے بھجوایا جاوے۔ مگر اس کے ساتھ "چندہ خاص سال اول" لکھا جائے۔

چونکہ اس چندہ خاص کے ذریعہ صدر انجمن کا خاص بار ہلکا کرنا مقصود ہے۔ جس کی بناء پر صدر انجمن سخت مالی مشکلات میں سے گزر رہی ہے۔ اسلئے احباب اور عہدہ داران جماعت ہائے سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس چندہ کی فراہمی کے لئے غیر معمولی کوشش فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ہر ایک جماعت کے ذمہ از روئے بجٹ چندہ خاص کی جو رقم واجب ہوتی ہے۔ اسکی اطلاع جماعتوں کو بجٹ چندہ لازمی کے ساتھ دی جا رہی ہے۔ والسلام

(ناظر بیت المال)

تبلیغ احمدیت کے متعلق حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

(از دفتر تبلیغ قادیان)

ضلع گورداسپور میں تبلیغ احمدیت جس قدر اہمیت رکھتی ہے۔ اس کا اندازہ ان ارشادات سے ہو سکتا ہے۔ جو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وقتاً فوقتاً فرماتے رہتے ہیں۔ حال میں ناظر صاحب اعلیٰ نے حضور کی خدمت میں ضلع گورداسپور کے بعض دیہات میں تبلیغ احمدیت کے اثرات اور تائید الٰہی کے بعض واقعات کے متعلق رپورٹ پیش کی۔ تو حضور نے اس بارے میں اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا:۔

"الحمد للہ ضلع کی تبلیغ ایک خاص اور اہم کام ہے۔ اس پر خاص زور دینے کی ضرورت ہے"۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ضلع گورداسپور میں تبلیغ احمدیت کس سرگرمی اور جوش سے ہونی چاہیئے۔ اور اس کے متعلق ضلع گورداسپور کے ہر احمدی پر کس قدر ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ اس بارے میں مرکزی جماعت احمدیہ کو نمونہ بننا چاہیئے۔ اور قادیان میں رہنے والے ہر احمدی کو ایک مقررہ وقت تبلیغ میں صرف کرنے کے لئے وقف کرنا چاہیئے۔ تاکہ تبلیغ پر خاص زور دیا جا سکے۔

کیا سیواجی دھرماتما انسان تھے؟

(ہندو نوجوانوں کے لئے لمحۂ فکریہ)

یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ہی صرف ایک ایسی جماعت ہے۔ کہ جو ہر قوم کے مسلمہ بزرگ کی عزت اور تکریم کرتی ہے۔ اور ہر ایسی تحریک پر لبیک کہتی اور شریک ہوتی ہے۔ جو بزرگان اقوام عالم کی شان اور عظمت کو بڑھانے والی ہے۔ اور یہ چیز جماعت احمدیہ کسی کی خوشامد۔ دلجوئی اور مداہنت کے طور پر ہرگز اختیار نہیں کرتی۔ بلکہ ان تمام خیالات سے بے نیاز ہو کر اسے خالص مذہبی فریضہ اور قیام امن کا باعث سمجھتی ہوئی کرتی ہے۔

۱۶ر اپریل ۱۹۳۹ء کو ہندو صاحبان کی طرف سے سیواجی مرہٹہ کا جنم دن منایا گیا۔ جس میں آنجہانی کے بعض اوصاف بیان کرتے ہوئے مقررین نے ہندو نوجوانوں سے اپیل کی۔ کہ وہ سیواجی کی پیروی کریں۔ اور ان کا سا طرز عمل اختیار کریں۔ اگر فی الواقع سیواجی ایک دھرماتما اور بزرگ ہستی ہوتے۔ تو جماعت احمدیہ بھی ان کے اوصاف بیان کرنے اور سننے میں خوشی محسوس کرتی۔ اور ایسی مجالس میں شریک ہوتی۔ جیسی کہ دیگر بزرگانِ ملت مثلاً کرشن جی اور رام چندر جی مہاراج اور حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف بیان کرنے میں محسوس کرتی ہے۔ مگر افسوس کہ سیواجی ان اوصاف حمیدہ سے بالکل خالی نظر آتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود "پرتاب" نے ان کی بڑی تعریف و توصیف کی ہے۔

چنانچہ "پرتاب ۱۸ر اپریل میں پروفیسر دیوان چند صاحب کی تقریر درج کی گئی ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ

(۱) سیواجی ایسے مہان پرشش تھے۔ جن کے جیون کا مقصد کسی قوم میں منافرت پھیلانا کا نہیں تھا۔" پھر آگے چل کر لکھا ہے۔ کہ

(۲) "آج ہندوستان نے اتنی ترقی نہیں کی۔ جتنی کہ کرنی چاہیئے تھی۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ ہم نے سیواجی کے بہادرانہ آدرش کو بھلا دیا ہے۔ اگر ہم ان کے آدرش کی پیروی کریں۔ تو تمام مصائب پر غالب آ سکتے ہیں۔"

نیز اسی پرچہ میں "ہندوستان میں نئے یگ کا بانی چھترپتی سیواجی" جیسے عنوان قائم کر کے سیواجی کے متعلق لکھا۔ کہ "ہندوؤں کے واسطے یہ شخص ایک نئے جگ کا بانی ہو گزرا ہے"۔ پھر لکھا۔ کہ ان کی پیدائش سے قبل ہی ایک پیشگوئی مشہور تھی۔ کہ "آزادی کے دن قریب ہیں۔ دھرم کا رکھشک پیدا ہونے والا ہے"۔ نیز سیواجی کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہوئے مضمون نویس نے یہاں تک لکھ دیا۔ کہ "سیواجی کے دل و دماغ پر دھرم کے بلند معیاروں کا پورا پورا تصرف تھا"۔ اور ان کے دھرم کا معیار بیان کرتے ہوئے نامہ نگار "پرتاب" نے لکھا۔ کہ

"اسکی ماں اور اس کے گورو داد جی نے اس کے اندر ایک ایسی روح پھونکی تھی۔ کہ اس کے دل میں دھرم پرائنتا کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا"۔ نیز لکھا۔ کہ "اس نے سری کرشن کے اپدیشوں کو اپنی مثال میں زندہ کیا"۔ وغیرہ ذالک

ہمیں اس سے اتفاق ہے۔ کہ جس شخص میں ایسے اوصاف ہوں۔ وہ اس قابل ہے۔ کہ اسکی عزت کی جائے۔ اور اسکی اقتداء کی جائے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ حقیقت اس سے کوسوں دور ہے۔ جو سیواجی کے متعلق بیان کی گئی ہے۔ اگر ہندوؤں کا دھرم دھوکا دہی ڈاکے مارنا۔ دغابازی کرنا ہی ہے۔ تو پھر بیشک سیواجی کو دھرم کا رکھشک اور دھرم کا پابند کہہ سکتے ہیں۔ لیکن اگر دھرم ان اوصاف ذمیمہ کا نام نہیں۔ بلکہ اوصاف حمیدہ کا نام دھرم ہے۔ تو پھر سیواجی ایک دھرماتما انسان کہلانے کے ہرگز ہرگز مستحق نہیں۔ اور نہ اس قابل ہیں۔ کہ ان کی اقتداء کی جائے۔ میں اس بارے میں اپنی طرف سے کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ بلکہ پرتاب کا ایک بیان کردہ واقعہ ہی نقل کر دیتا ہوں۔ تاکہ ہندو نوجوان اور انصاف پسند حضرات خود ہی فیصلہ کر لیں۔ کہ سیواجی کیسے انسان تھے۔ پرتاب ۱۶ر مئی ۱۹۳۹ء صفحہ ۳ پر ایک واقعہ "پورندھر کے قلعہ کی داستان" کے عنوان سے یوں لکھا ہے۔ کہ "پورندھر کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قلعے کا حاکم ایک نہایت سخت گیر آدمی تھا۔ جس نے ناراض ہو کر اپنی بیوی کو توپ کے آگے کھڑا کر کے ختم کرا دیا تھا۔ اسکی موت کے بعد اس کے تینوں لڑکوں میں جانشینی کے متعلق جھگڑا ہوا۔ پہلے تو وہ شاہ بیجاپور سے فیصلہ کے لئے درخواستیں کرتے رہے لیکن وہاں سے جب کوئی قرار واقعی فیصلہ نہ ہو سکا۔ تو آخر سیواجی کو ثالث مقرر کیا گیا۔ سیواجی نے قلعیوں کے ہمراہ اپنے آدمیوں کو قلعے میں داخل کر لیا۔ آخر کار ایک دن عیش و طرب کی اثنار میں دو چھوٹے بھائیوں نے بڑے بھائی کو جکڑ کر باندھ لیا۔ اور سیواجی سے کہنے لگے۔ کہ اپنا فیصلہ جلد دو۔ کہ ہم میں سے کون جانشین ہو۔ سیواجی نے جواب دیا۔ کہ جلدی نہ کرو۔ صبح کے وقت نہا دھو کر میرے پاس آؤ۔ میں تمہیں اپنا فیصلہ سناؤں گا۔ راتوں رات سیواجی نے قلعہ پر قبضہ کر کے اپنے آدمی اس پر مقرر کر دیئے۔ اور مسلمان حاکم کے جھنڈے کی جگہ اپنا جھنڈا وہاں نصب کرا دیا۔"

اس قسم کے اور بھی واقعات ہیں۔ جن سے سیواجی کا دامن داغدار ہے۔ لیکن یہ واقعہ "پرتاب" کا اپنا مسلمہ اور بیان کردہ واقعہ ہے۔ جس سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے۔ کہ سیواجی ہرگز ہرگز اس قابل نہیں۔ کہ انہیں دھرم کارکھشک کہا جائے۔ اور ان کی اقتداء اور پیروی کی تحریک کی جائے کیونکہ اس بیان کردہ واقعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ (اول) سیواجی پر جن لوگوں نے اعتماد کیا۔ اور اپنا ثالث مقرر کیا۔ ان سے انہوں نے سخت دغا اور فریب کیا۔ (دوم) یہ کہ ان کی بے خبری اور غفلت میں ایسا شرمناک فعل کیا۔ جس کے وہ ہرگز ہرگز مجاز نہ تھے۔

(سوم) یہ کہ بہادرانہ مقابلہ کی بجائے بزدلانہ حرکت سے ان کے قلعہ پر قبضہ جمایا اب خدارا "پرتاب" ہی اپنے گریبان میں منہ ڈال کر بتائے۔ کہ کیا ہندوؤں کا یہی دھرم ہے۔ کہ دوسروں سے دغا اور فریب کیا جائے۔ اور جو زیادہ دغاباز اور فریبی ہو۔ وہ دھرماتما اور دھرم کا رکھشک کہلائے۔ اگر یہی ہندوؤں کا دھرم ہے تو پھر مسلمانوں کو ہندوؤں سے بچنا چاہیئے۔ کہ ان کے ساتھ بھی ہندو وہی معاملہ نہ کر رہے ہوں۔ جو سیواجی نے ثالث بن کر کیا تھا۔ اور جسے پرتاب نے فخریہ پیش کیا ہے کس قدر شرم کا مقام ہے۔ کہ ایسے انسانوں کو جن کا دامن نہایت ہی قبیح حرکات سے داغدار ہو۔ محض مسلمانوں کی ایذارسانی کے لئے دھرم ویر اور دھرماتما اور دھرم کارکھشک وغیرہ پاکیزہ الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور یہ صرف اس لئے کہ اس نے مسلمانوں سے دھوکا اور فریب کر کے کچھ نہ کچھ سلطنت حاصل کر لی۔ پرتاب نے یہ واقعہ لکھ کر ہندو ذہنیت کو بے نقاب کر دیا ہے۔ خاکسار عبدالرحمن مبشر مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔

مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ توجہ فرمائیں

بذریعہ خطوط آپ صاحبان کو توجہ دلائی گئی تھی کہ جلد از جلد اپنی گذشتہ سال کی کارگذاری سے مرکز کو اطلاع دیں۔ مگر ابھی تک بعض مبلغین نے اپنی رپورٹیں نہیں بھیجیں۔ اسلئے بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ مبلغین مئی ۱۹۳۸ء تا مئی ۱۹۳۹ء کی سالانہ کارروائی اختصار کے ساتھ تحریر فرما کر مرکز میں بھیجدیں رپورٹ میں مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا جائے۔

(۱) سال گذشتہ میں کس قدر سفر کیا۔ (۲) کتنے مقامات کا دورہ کیا۔ (۳) کتنے لیکچر دیئے (۴) کتنے جلسے اور مناظرے کئے۔ (۵) کتنے افراد نے اس کے نتیجہ میں بیعت کی۔ (۶) ذرائع تبلیغ کیا اختیار کئے گئے۔ بذریعہ پرائیویٹ ملاقات کس قدر نفوس کو تبلیغ کی۔ اور کس قدر احباب باقاعدہ زیر تبلیغ رہے۔ (۸) جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے کیا کوشش کی گئی۔ نیز انصار اللہ کی رپورٹ۔

اس کے علاوہ قابل ذکر امور کا بھی تحریر کرنا ضروری ہے۔ امید ہے۔ کہ اس اعلان کے بعد مبلغین اپنی اپنی رپورٹیں تیار کر کے جلد از جلد بھیج دیں گے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

یونانی زلزلہ

ایتھنز (یونان) کی اطلاع ہے۔ کہ ۲ رجون کو تمام یونان میں قیامت خیز اور ہیبتناک زلزلہ آنے سے پندرہ سو دیہات تباہ اور ۱۸ ہزار نفوس ہلاک ہزارہا عمارتیں مسمار و منہدم ہوگئیں۔ (اہلحدیث)

تبلیغی رپورٹ مشن ہائے تحریک جدید بیرون ہند

ہانگ کانگ مشن

چودھری محمد اسحاق صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۹ دوستوں کو جا کر ملا۔ اور ۱۱ دوست مکان پر تشریف لائے۔ اور ایک دعوت بھی کی گئی۔ حسب موقع تبلیغ کی گئی۔ جسے نہایت توجہ سے سنتے رہے

اس عرصہ میں چینی اور انگریزی ٹریکٹ جہاز پر بھی تقسیم کئے گئے۔ اور بذریعہ ڈاک بھی بعض سوسائٹیوں کو بھیجے گئے۔ کالون انڈین کلب کی طرف سے ممبر شپ کے لئے دعوت دی گئی۔ جسے قبول کر لیا گیا۔ کلب میں تبلیغ احمدیت کا خوب موقعہ ملتا رہا۔ اور تحریک جدید کے مطالبات تفصیل سے سمجھائے گئے۔ تبلیغی ضروریات کے ماتحت ٹائپ مشین خریدی گئی تھی۔ اور اللہ کے فضل سے نہایت عمدگی سے اب ٹائپ کر سکتا ہوں۔ جو ٹریکٹ The Devine Bugle شائع کیا گیا ہے۔ وہ بہت مقبول ہوا ہے۔ گرمیوں کے شروع ہوتے ہی صحت خراب رہتی ہے۔ قبض سر درد۔ کھانسی کی اکثر شکایت رہتی ہے۔ حضور سے دعا کی درخواست ہے

جاپان مشن

مولوی عبدالغفور صاحب ۲۹ راپریل تا ۱۲ رمئی کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ۳ رمئی کو اوساکا میں Mr. Tame Tougu کا لیکچر اسلام کے متعلق تھا۔ جس میں لیکچرار نے "سیاسی نقطۂ نگاہ سے آنحضرت صلعم کے سوانح حیات اور اسلام کا پھیلاؤ" دوسرا لیکچر "اسلام کا پھیلاؤ اور اصلاحی رنگ" پر دیا۔ دوران لیکچر میں بتایا۔ کہ اٹلی حبشہ میں استحکام کے لئے مسلمان ملکوں سے اچھے تعلقات قائم کر رہا ہے۔ اور عربی افریقی زبان میں پمفلٹ بھی شائع کرتا ہے۔ چین میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ہے۔ نیز تجارت کے لئے جزائر شرق الہند۔ انڈیا اور دیگر ممالک سے تعلقات بڑھاتا ہے۔ اسلئے تم بھی اسلام کا مطالعہ کرو۔ اور اگر صرف تمہاری تجارت کے خلاف یہی اثر پھیلایا جاوے۔ کہ جاپانی مال میں سؤر کی چربی ہے۔ تو اسی سے بہت بڑا ضعف پہنچ سکتا ہے۔ وغیرہ۔

ایک بدھسٹ پریسٹ سے ملاقات کی۔ جس نے ہندوستان کی مذہبی حالت کے متعلق متعدد سوال کئے۔ میں نے بھی جاپان کی مذہبی حالت کے متعلق پوچھا۔ جس پر اس نے بتایا۔ کہ جاپان کے ۲/۳ حصہ آبادی پر بدھ مت حاوی ہے۔ جو تیرہ سو سال قبل یہاں آیا تھا۔ جس نے یہاں آکر مستقل صورت اختیار کر لی۔ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ وہی بدھ ازم جو ۱۳۰۰ سال قبل تھا۔ پھر اس نے دریافت کیا۔ کہ اگر احمدیت کو یہاں ترقی نہ ہو تو؟ اس پر اسے بتایا گیا۔ کہ دنیا میں کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں ہمیں ترقی نہ ہو سکے۔

مسٹر شمیزو سے ملاقات کی چین میں تبلیغ کے متعلق مشورہ کیا۔

بونس آئرس مشن

مولوی رمضان علی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں جماعت کی تربیت بھی کی گئی۔ اور ایک پندرہ روزہ اجتماع میں بہت سے غیر احمدی دوست بھی شریک ہوئے۔ اور ایک انڈین ڈیلیگیٹس کی طرف سے دی ہوئی ایک دعوت میں شریک ہوا۔ جس میں چار سو معززین شامل ہوئے۔ اور بہت سے اشخاص سے تعارف ہوا۔

چار جون کو انشاء اللہ یہاں کی جماعت کے عہدہ داروں کا انتخاب ہوگا۔

(ناظم تبلیغ تحریک جدید بیرون ہند)

ہمیشہ سلسلہ احمدیہ کی تمام نئی یا پرانی کتابیں قرآن مجید جمائلیں معرا و مترجم سیپارے اور قاعدے

کتب خانہ قاسم العلوم

احمدیہ بازار قادیان

سے طلب کریں۔ بارعایت اور جلد تعمیل ہوگی۔

(منیجر کتب خانہ)